اور شیفتگی سے قرآن کریم کا مطالعہ کیا تو ان کی زندگی کا رُخ تبدیل ہو گیا۔ پھر ۲۹ اگست ۱۹۶۶ء کو پھانسی کی سزا پانے تک ان کا قلم، ان کا تخیل اور اظہار و بیان کا ہر پیرایا، اسلام اور صرف اسلام کے پیغام کو عام کرنے کے لیے وقف رہا۔ زیر نظر کتاب میں سید قطب شہید نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں فکر آخرت کو بیدار کرنے اور تازہ رکھنے کے لیے اِس دنیا میں ایمان اور اُس دنیا میں جواب دہی کی ہیبت اور ذمہ دارانہ سوچ کو اس انداز سے مربوط کر کے پیش کیا ہے کہ قرآن کا منشا قرآنی و ادبی پیرایے میں قاری کو جھنجوڑتا ہے۔

نصراللہ خاں خازن مرحوم نے مصنف کے اسلوب نگارش کو اردو میں منتقل کرنے کے لیے خاصی محنت سے خدمت انجام دی ہے۔ پہلے پہل اس ترجمے کی اقساط ماہ نامہ چراغِ راہ کراچی میں شائع ہوتی رہیں، بعد میں انھیں یک جا کتابی شکل میں ڈھالا گیا۔ کتاب کا پیش لفظ استاد الاساتذہ ڈاکٹر سیّد محمد عبداللہ نے تحریر کیا ہے: ''سیّد صاحب مرحوم، مصر جدید (اور بالواسطہ عالم اسلام) میں اسلامی انقلاب کے عظیم داعی اور زندگی میں دین کی اہمیت کے فلسفے کے نامور مفکر اور تحریک اسلامی کے بطل جلیل تھے۔ سید صاحب عظیم مجاہد ہونے کے علاوہ بے نظیر و بے عدیل مصنف بھی تھے۔ افسوس کہ الحادی استبداد نے یہ چراغ گل کر دیا۔ لیکن غور کیجیے تو ایسے چراغ درحقیقت گل نہیں ہوا کرتے، فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ خونِ شہادت اس کی ضیا کی افزونی کا سامان بن جاتا ہے، اور یہ ضیا پہلے سے زیادہ نُور افگن اور شعاع ریز ہو جاتی ہے''۔ (ص ۱۳-۱۴)

دعوت و تربیت، اور تذکیر کے لیے یہ کتاب ایک قیمتی مآخذ ہے۔ (سلیم منصور خالد)

علامہ اقبال کی اردو نثر، مرتبہ: پروفیسر عبدالجبار شاکر (ترتیبِ نو: ڈاکٹر خالد ندیم)۔ ناشر: نشریات، الحمد مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۰۳۲۱-۴۵۸۹۴۱۹۔ صفحات: ۳۲۷۔ قیمت: درج نہیں۔

علامہ اقبال نے اسلامی فکر کی اشاعت و ترویج کے لیے معروف معنوں میں شعر و سخن کو اظہار کا وسیلہ بنایا۔ اس ضمن میں فارسی اور اردو شاعری نے عوام الناس میں ایمان کی جوت جگائی اور بیداری کا پیغام عام کیا۔ جس طرح ان کی شاعری کو قبول عام حاصل ہوا، اس طرح نثرِ اقبال کی اشاعت پر زیادہ توجہ نہ دی جا سکی۔ حالاں کہ اقبال کی انگریزی اور اردو نثر میں فکر و رہنمائی کا خزانہ موجود ہے، خصوصاً اُردو میں ان کے مکاتیب، نثرِ اقبال کا نہایت وقیع ذخیرہ ہے۔

زیرنظر کتاب کے سرورق سے قاری یہ تاثر لیتا ہے کہ اقبال کے انتقال کے ۷۹ سال بعد نثرِاقبال پر شائع ہونے والی یہ کتاب (مکاتیب اقبال کو منہا کر کے) ان کی نثر اُردو کی جامع ہوگی، مگر یہ کتاب ان کی کُل ۱۲ تحریروں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے پانچ تو ان کے دیباچے ہیں اور باقی سات چھوٹے بڑے نثر پارے۔ سوال یہ ہے کہ کیا واقعی اردو میں اقبال کا اتنا ہی نثری ذخیرہ ہے؟

شاکر صاحب نے ہر تحریر کا پس منظر واضح کیا ہے اور بڑی محنت سے ہر تحریر کی مختلف اشاعتوں کے گوشوارے مرتب کر کے اختلافاتِ متن کی نشان دہی بھی کی ہے، مگر یہ نہیں بتایا کہ کون سا متن قابلِ ترجیح ہے؟ اور کسے نسبتاً صحیح سمجھا جائے۔

کتاب کی تدوین اور حواشی تعلیقات کے لیے ڈاکٹر خالد ندیم نے خاصی محنت کر کے کتاب کو وقیع بنا دیا ہے۔ فکرِ اقبال کی تفہیم میں یہ کتاب معاونت کر سکتی ہے۔ (سلیم منصور خالد)

جہدِ مسلسل، حصہ اوّل، تالیف: محمود عالم صدیقی۔ ناشر: زیک بکس، دکان نمبر ۳-۴، مدینہ اپارٹمنٹ، پلاٹ نمبر ۱۳-بی، بلاک ۲، بی، ناظم آباد ۲، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۶۶۰۴۰۵۲۔ صفحات: ۶۴۸۔ قیمت: ۹۰۰ روپے۔

زیرنظر کتاب کا موضوع جماعت اسلامی پاکستان کی تاریخ ہے اور یہ مجموعہ اس سلسلے کے پہلے حصے پر مشتمل ہے، جس میں مولانا مودودی کے دورِ امارت کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

تاریخ نگاری کے کئی درجے اور متعدد پیمانے ہیں۔ کوئی فرد اپنے مشاہدات کی بنیاد پر وقائع لکھ کر تبصرہ کرتا ہے۔ کوئی محض واقعات کو اپنے ذوق کی مناسبت سے مرتب کر دیتا ہے۔ کوئی فرد اُس زمانے کے سیاسی و سماجی احوال کی روشنی میں واقعات و حوادث کو درج کر کے انھیں امتزاج اور تجزیے کی سان پر پرکھتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

زیرنظر کتاب تاریخ نگاری کی دوسری قسم پر مشتمل ہے۔ ۱۹۴۷ء تک کی تاریخ جماعتِ اسلامی کو اسعد گیلانی، آباد شاہ پوری اور چودھری غلام محمد مرحوم نے بخوبی موضوعِ سخن بنایا ہے، جب کہ اس کتاب میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک کے واقعات اور معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چیدہ چیدہ واقعات کو گرد و پیش کی صورتِ حال کے پس منظر کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ہر چند کہ معلومات کو یک جا کرنے میں محنت کی گئی ہے لیکن تجزیاتی مطالعے اور امتزاج کی تشنگی محسوس ہوتی ہے۔